[illegible] مفکر پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد اقبال [illegible]

انتظار مہدی و مسیحؑ

فن رجال کی روشنی میں

[illegible]

حضرت علامہ تمنا عمادی مجیبی پھلواروی

ناشر

الرحمن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ون۔ اے۔ ۷/۳ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

فون [illegible]

الرحمن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کی مطبوعات

علامہ حبیب الرحمن صدیقی کاندھلوی کی تالیفات

۱۔ مذہبی داستانیں اور ان کی حقیقت حصہ اول	۷۵٫۰۰	۹۔ [illegible] امام	۱۵٫۰۰
۲۔ ۔ ۔ ۔ حصہ دوم	۷۵٫۰۰	۱۰۔ تحقیق عمر عائشہؓ	۱۲٫۰۰
۳۔ ۔ ۔ ۔ حصہ سوم	۷۵٫۰۰	۱۱۔ شب برات کیا ہے!	۱۰٫۰۰
۴۔ ۔ ۔ ۔ چہارم	۷۵٫۰۰	۱۲۔ عقیدہ ظہور مہدی	۱۰٫۰۰
۵۔ شب برات ایک تحقیقی جائزہ	۸٫۰۰	۱۳۔ کیا متعہ حلال ہے!	۵٫۰۰
۶۔ صحابہ کرام قرآن کی نظر میں	[illegible]	۱۴۔ اسلام میں حفظ مراتب	[illegible]
۷۔ کیا ہمارا قرآن ایک ہے؟	۵۰٫۰۰	۱۵۔ سماع حسن بصری	۵٫۰۰
۸۔ عقیدہ ایصال ثواب قرآن کی نظر میں	۲۰٫۰۰	**ٹرسٹ کی دیگر مطبوعات**	
علامہ تمنا عمادی کی تصنیفات		۱۔ قرآن آخری معجزہ (احمد دیدات)	۱۹٫۰۰
۱۔ اعجاز القرآن اور اختلاف قراءت	۱۵۰٫۰۰	۲۔ شمع حقیقت (قاضی محمد علی)	۴۵٫۰۰
۲۔ انتظار مہدی و مسیحؑ	۴۵٫۰۰	۳۔ حقیقی اہل بیت رسول (…)	۸٫۰۰
۳۔ جمع القرآن	۴۰٫۰۰	۴۔ تقلید (…)	۳٫۰۰
۴۔ مذاکرہ			
۵۔ امام زہری و امام طبری (تصویر کا دوسرا رخ)			
۶۔ وراثت (زیر طبع)			

ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے

شائع کردہ

الرحمن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

[illegible] ناظم آباد کراچی ۷۴۶۰۰ (فون [illegible])

مفکر اسلام، مصور پاکستان، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کی فرمائش پر

انتظار مہدی و مسیحؑ

فن رجال کی روشنی میں

از

محدث العصر، جامع العلوم

حضرت علامہ تمنا عمادی مجیبی پھلواروی

ناشر

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

۳-۷-اے بلاک نمبر ۱-ناظم آباد-کراچی ۷۴۶۰۰

فون نمبر ۶۲۱۴۳۹

سلسلۂ اشاعت ——— (۲۳)

بار دوم

ماہ جولائی ۱۹۹۴ء ——— محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

نام کتاب: ——— انتظار مہدی و مسیح

مؤلف: ——— علامہ تمنا عمادی مجیبی پھلواروی

کتابت: ——— اے ایم کمپیوٹر کمپوزنگ

صفحات: ——— ۳۱۲

طباعت دوم ——— چھ سو (۶۰۰)

قیمت کتاب ——— پچھتر روپیہ (-/۷۵)

طباعت ——— احمد پرنٹرز ناظم آباد کراچی

ناشر

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

۳-۷- اے بلاک نمبر ۱ ناظم آباد کراچی ۷۴۶۰۰

فون نمبر ۶۲۷۸۴۰ - ۶۲۱۳۳۹

فہرس

روایت کرتا ہے تاکہ لوگ سمجھیں کہ ابو سعید خدری صحابی سے روایت کر رہا ہے۔

تنقید

حضرت ابو سعید خدریؓ کا زمانہ عطیہ نے پایا تو ہوگا کیونکہ حضرت ابو سعید خدریؓ کی وفات ۷۴ھ میں ہوئی چوراسی سال کی عمر میں اور عطیہ مرا ہے ۱۱۱ھ میں۔ مگر ترجمہ ابن شہاب زہری میں میں لکھ چکا ہوں کہ جمع حدیث و روایت حدیث و تلاش احادیث کا رواج ابن شہاب زہری نے ۱۰۰ھ کے بعد قائم کیا ہے۔ اس لئے ۷۴ھ اور اس سے پہلے سے روایت احادیث کا عام دستور ہی نہ تھا، اور نہ اس وقت محدثین طلب احادیث کے لئے شدر حال کیا کرتے تھے، اس لئے ۷۴ھ یا اس سے پہلے اس کا امکان بھی نہ تھا کہ عطیہ کوفہ سے مدینہ آکر حضرت ابو سعید خدریؓ سے حدیثیں حاصل کرتا۔ غرض عطیہ کی یہ خاص بات جب خود ائمہ رجال و محدثین نے لکھدی کہ یہ کلبی کی کنیت ابو سعید اپنی طرف سے رکھ کر اس کی من گھڑت حدیثیں روایت کیا کرتا تھا۔ حدثنا ابو سعید کہہ کر تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کر رہا ہے تو پھر اب اس حدیث کے افتراء و بہتان ہونے میں کوئی شبہ ہی نہ رہا، کیونکہ یہ معلوم ہوگیا کہ یہ حدیث اور عطیہ کی ساری وہ حدیثیں جن کو وہ حدثنا ابو سعید کہہ کر روایت کرتا ہے، وہ حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیثیں نہیں ہوتیں بلکہ ابو سعید کلبی کوفی کذاب کی حدیثیں ہوتی ہیں۔

چونکہ صحیح بخاری کا درجہ حدیث کی تمام کتابوں سے اعلیٰ وارفع سمجھا جاتا ہے، اس لئے میں صحیح بخاری کی حدیثوں کو مرکزی نقطے کی حیثیت دے کر صحاح کی دوسری حدیثوں کا تنقیدی دائرہ کھینچتا ہوں۔ تاکہ کسی قدر اختصار بھی ہو اور سمجھنے والوں کو سہولت ہو۔

لیکن سب سے پہلے یہی قابل توجہ ہے کہ بخاری میں صرف ابو ہریرہؓ سے

اور وہ بھی صرف دو ہی حدیثیں مروی ہیں، اور صرف ایک ہی جگہ جو درحقیقت ان دونوں حدیثوں کے لئے کوئی مناسب محل نہ تھا۔ امام بخاریؒ ایک حدیث کو مختلف مضمونی مناسبتوں کے مطابق متعدد جگہ روایت کرتے ہیں مگر ان دو حدیثوں کو بے محل تو ذکر کرتے ہیں اور جو محل ان کے ذکر کا تھا وہاں نہیں ذکر کرتے۔ دوسری حدیثیں جو حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے مروی ہیں یا دوسرے صحابہ کی طرف منسوب ہیں، وہ اکثر ان ہی شیوخ سے مروی ہیں، جن سے امام بخاری برابر حدیثیں روایت کرتے رہے، پھر یہ دوسری حدیثیں جو امام مسلم و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ کو ملیں، ان شیوخ نے امام بخاری سے کیوں نہیں بیان کیں۔ آخر امام بخاریؒ کے ان شیوخ نے ان حدیثوں سے امام بخاری کو کیوں بے خبر رکھا؟ حقیقت یہ ہے کہ من گھڑت حدیثیں بنانے والوں نے شروع شروع دو ہی حدیثیں گھڑی تھیں جو کسی طرح بے محل ہی سہی بخاری میں داخل کردی گئیں۔ اس کے بعد جب زیادہ حدیثیں تیار ہوگئیں تو بخاری میں ان کے داخل کرنے کی گنجائش باقی نہ رہی۔ صحیح مسلم کی تدوین بخاری کے بعد ہوئی ہے اس لئے صحیح مسلم میں اطمینان کے ساتھ کافی حدیثیں داخل کر دی گئیں، چونکہ امام مسلم نیشاپوری تھے اور نیشاپور بھی وضع احادیث کا ایک مستقل مرکز مدتوں تک رہا ہے، ممکن ہے کہ یہ حدیثیں وہیں گھڑی گئیں ہوں اور پھر ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ میں بھی کچھ کچھ حدیثیں داخل کر دی گئیں۔ ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ امام بخاری کے شیوخ نے ان دوسری حدیثوں کو بھی امام بخاری کے سامنے پیش کیا تھا، مگر امام بخاری نے ان کو رد کر دیا اور قابل قبول وہ انھیں نہیں سمجھے۔

بہر حال اب مضامین احادیث کی طرف توجہ فرمایئے۔ میں نے گذشتہ اوراق میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ اس موضوع سے متعلق حدیثیں